فضلاء مدارس کے فرائض وذمہ داریاں

مفتی مطیع الرحمٰن رحیمی
اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور

درس نظامی کی تکمیل پر میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں، ضابطے کی طالب علمی کا وہ سفر اب اختتام کو پہنچ رہا ہے جس حسین سفر پر آپ گزشتہ آٹھ دس سال سے گامزن رہے لیکن جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ سفرِ علم کی کوئی منزل آخری نہیں ہوتی اب آپ زندگی اور سفرِ علم کے اس دوسرے مرحلے میں قدم رکھنے والے ہیں جو اس پچھلے مرحلے سے زیادہ اہم، نازک زیادہ ذمہ دارانہ اور خود آپ کی ذات و دیگران کے لئے دور رس نتائج کا حامل ہے، زمانہ طالب علمی کا سفر اسی دوسرے مرحلے کی تیاری کے لئے تھا، یہی تیاری اب آپ کے لئے نشانِ راہ بنے گی اور آنے والے وقت میں اٹھتے ہوئے آپ کے قدموں کو جادۂ حق پر رواں دواں رکھنے میں معاون ثابت ہوگی، درس نظامی کی تکمیل کے یادگار موقع پر جی چاہا کہ اکابر کی تحریرات وتقریرات سے ماخوذ چند گزارشات آپ کی خدمت میں پیش کی جائیں جو یقیناً ان شاء اللہ آنے والے دنوں میں آپ کے لئے راہبری وراہنمائی لئے آپ کی سوچ اور دائرۂ عمل کو لائق تحسین بنائیں گی۔ درسِ نظامی کی تکمیل جہاں ایک عظیم سعادت ہے وہیں ایک امتحان بھی ہے کہ امت کی نگاہیں ملک وملت کے انہی فرزندگانِ دین کی طرف لگی ہیں جن کے سروں پر آج دستارِ فضیلت کو سجایا جا رہا ہے۔

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اب آپ ان مدارس سے صرف عالم بن کر نہ نکلیں بلکہ معلم و مصلح بن کر نکلنے کی کوشش کریں، اس لئے کہ قوم منتظر ہے کہ ہمارے نونہال مدارس میں پڑھنے گئے ہوئے ہیں، وہ آئیں گے ہماری اصلاح کریں گے، ہمیں غلط راستے سے ہٹا کر صحیح راستے پر لگائیں گے اور ہماری پریشانیاں حل کریں گے۔ (خطباتِ حکیم الاسلام)

علم دین کی تعلیم سے اصل مقصود اس پر عمل کرنا ہے، علم بغیر عمل محض ایک چھلکے کی مانند ہے جس میں مغز نہ ہو، آج کے دور میں علماء وعالمات کے لئے دین نبوی پر کاربند رہتے ہوئے مضبوطی کردار کی جس قدر ضرورت ہے اور اس میں سستی وغفلت جس قدر سنگین نتائج کی حامل ہے، شاید اس کی ضرورت کو اس قدر محسوس نہیں کیا جا رہا ہے، لہٰذا اپنی عملی اصلاح کی طرف ہر

وقت متوجہ رہنا تاکہ ہمارے اکابر جس نیک نامی کو ہمارے لئے ورثہ میں چھوڑ گئے ہیں، اس میں اگر ہم اضافہ نہ بھی کرسکیں تو کمی تو نہ کریں۔ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی دامت برکاتہم فضلاء دارالعلوم کراچی کے لئے رقمطراز ہیں:

☆……اب تک آپ نے جو تعلیم حاصل کی ہے وہ دین کا فقہ ظاہر ہے، دین فقہ باطن کے بغیر مکمل نہیں ہوتا، یعنی اس کے بغیر آدمی عالم نہیں ہوتا لہٰذا اس کے حصول کے لئے بھی اتنی ہی لگن اور دُھن کی ضرورت ہے جتنی فقہ ظاہر کیلئے، فقہ باطن صرف کتابوں سے حاصل نہیں ہوسکتا، اس کا بنیادی ذریعہ شیخ کی صحبت وتربیت ہے، اپنے آپ کو شیخ کے سپرد کردیجئے۔ کالمیت فی ید الغسال (جس طرح مردہ نہلانے والے کے ہاتھ میں) شیخ کو اپنے حالات کی اطلاع دیتے رہئے اور ان کی ہدایات پر عمل کرنے کا پورا اہتمام کیجئے۔

☆……مستقبل میں حتی الامکان کوشش رہے کہ دینی علمی مشغلہ ایسا مل جائے جس میں معاش بھی اللہ تعالیٰ بقدر کفایت عطا فرمادے، اس طرح کے مشغلے کو دیگر تمام مشاغل پر بالاتر سمجھنا اور اسے اللہ تعالیٰ کی نعمت عظیمہ سمجھ کر پوری محنت، دیانت اور اخلاص کے ساتھ اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنا، اگر خدانخواستہ ایسا مشغلہ نہ مل سکے تو جو بھی حلال ذریعہ معاش میسر آئے، اسے بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھ کر اختیار کرلینا اور اس کا حق دیانت داری اور محنت سے ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنا، ان کے ساتھ ہی جو فارغ وقت ملے، اس میں دین کی محنت بھی کرنا۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ نے اپنے عظیم شاگرد امام ابو یوسفؒ کو جو وصیت نامہ عطا فرمایا تھا، وہ خاص طور سے اہل علم کے لئے بصیرت افروز ہے، اس کے ایک ایک لفظ کو بغور پڑھنے، سمجھنے اور زندگی بھر پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

☆……درس قرآن کا سلسلہ جاری رکھنے اور پھر اس پر استقامت کے ساتھ قائم رہنے کا خصوصی اہتمام کرنا، اگرچہ سامعین بہت کم میسر آئیں۔ تحصیل علم کی نعمت جن جن اساتذہ کرام کے ذریعہ اور جس ادارے کے توسط سے نصیب ہوئی ہے ان کا احسان مند رہنا اور ان کے لئے ہمیشہ دعاگو رہنا (حدیقۃ الشفیع، تعارف فضلاء دارالعلوم کراتشی)

استاذ محترم شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی زید مجدہم فضلاء کے لئے لکھتے ہیں:……اللہ تبارک وتعالیٰ نے دورۂ حدیث کی تکمیل کی جو سعادت نصیب فرمائی ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کا خوب شکر ادا کریں اور شکر کا ایک حصہ یہ ہے کہ اس علم کو محفوظ رکھنے، اس پر عمل کرنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے کا اہتمام کریں، دعوت، تبلیغ اور تعلیم میں صدق واخلاص کے ساتھ سنتِ انبیاء کرام علیہم السلام کے مطابق قولِ لین کو اختیار کریں اور حکمت وموعظت اور جدال بالتی ہی احسن کو اپنا شعار بنائیں، اپنے والدین کی خدمت کو اہم ترین عبادت سمجھیں، رشتہ داروں اور اہل خانہ کے ساتھ صلہ رحمی اور نرمی کا برتاؤ کریں، نیز تمام اکابر علماء دیوبند کے حالات وملفوظات کو اپنے لئے مشعل راہ سمجھیں۔ (حدیقۃ الشفیع)

☆……خازنِ الفاظِ ادبیہ استاذِ محترم مولانا عزیز الرحمٰن مدظلہم رقمطراز ہیں، درسگاہ کے طالب علمانہ ماحول سے اب آپ باہر جائیں گے لیکن یہ بات کبھی فراموش نہیں ہونی چاہئے کہ حصولِ علم کا زمانہ اب شروع ہو رہا ہے۔

☆......نماز باجماعت کا اہتمام واجبات کی طرح ہو، تعفف کی زندگی گزاریئے، تصنع اور تکلف کے طرزِ عمل سے پرہیز کیجئے اور اپنے آپ کو دینی ضرورت کے لئے رجوع کرنے والوں کی دسترس میں رکھئے۔

☆......زندگی کے لیل ونہار جو تیزی سے فناء کی طرف رواں دواں ہیں، کوشش کیجئے کہ آنے والا ہر لمحہ آپ کے لئے علم وعمل میں ترقی کی نوید بنے، وقت، قوت اور شباب کی قدر کیجئے، یاد رکھئے بعد کی حسرت لاحاصل ہوگی۔

☆......دینی وضع قطع کی حفاظت، اصلاحِ اعمال واخلاق اور خلقِ خدا کی نفع رسانی جیسے اساسی مقاصد کو کبھی اوجھل نہ ہونے دیں اور تمام عرصۂ کارزارِ حیات کو ان صفات جمیلہ سے مزین رکھئے۔

☆......ہم سب کو لوحِ قلب پر نقش کر لینا چاہئے کہ زندگی کے لیل ونہار ہم میں سے ہر ایک کا قیمتی اثاثہ ہے، اسے بسر کرنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث "من حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه" (انسان کے مسلمان ہونے کی خوبصورتی یہ ہے کہ وہ بے فائدہ باتوں میں نہ پڑے) کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا۔ (حدیقۃ الشفیع)

استاذِ محترم شیخ مکرم مفتی عبدالرؤف سکھروی دام ظلہم علینا فضلاء کے لئے لکھتے ہیں:......نماز باجماعت کی پابندی، صبح وشام کی تسبیحات، روزانہ تلاوت کلام پاک اور مناجات مقبول کی ایک منزل پڑھنے کا معمول بنانا چاہئے۔

☆......فجر کی نماز کے بعد اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورۃ شوریٰ کی آیت نمبر ۱۹ "اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء وھو القوی العزیز" کو ستر مرتبہ پڑھنا چاہئے، فراخی رزق میں نہایت مجرب ہے جو حضرت امداد اللہ مہاجر مکی کا تلقین کیا ہوا ہے، اس سے نفع اٹھانا چاہئے۔

☆......اگر آپ سے کوئی مسئلہ پوچھے اور صحیح مسئلہ آپ کو اچھی طرح یاد ہو تو بتا دینا ورنہ عرض کر دینا کہ مجھے معلوم نہیں پوچھ کر یا کتاب میں دیکھ کر بتاؤں گا، لیکن اندازے سے مسئلہ ہرگز نہ بتانا (حدیقۃ الشفیع)

امام اہل السنۃ مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ نے فضلاء نصرۃ العلوم گوجرانوالہ سے فرمایا:......قرآن وحدیث، والدین، بہن بھائیوں اور بڑوں کی اطاعت کا سبق سکھلاتا ہے اس لئے علم کے گھمنڈ میں ان کی نافرمانی نہ کر بیٹھنا، درس نظامی کی تکمیل کے بعد دستارِ فضیلت کو سجائے تم اپنے اپنے علاقوں کو جا رہے ہو جن کے پاس تم جا رہے ہو وہ تمہاری طرح عالم نہیں ہیں، ان سے ان کے مزاج کے مطابق نرمی سے بات کرنا، کیونکہ موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام سے بڑے تم عالم نہیں ہو اور فرعون سے زیادہ تمہارے عوام ظالم نہیں ہیں، لیکن اللہ رب العزت پھر بھی حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کو حکم فرما رہے ہیں: "فقولا له قولا لینا" (پس تم تم اس سے نرم بات کرنا)

امام بخاری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب کا آغاز جس حدیث اور اختتام جس حدیث پر کیا ہے، یہ دونوں حدیثیں ہمیں بتاتی ہیں کہ اللہ کے ہاں مقبول اعمال صرف وہی ہیں جن میں اسی کی رضا کا جذبہ موجزن ہو، اس لئے اپنی زندگیوں میں وجہ عمل صرف رضائے الٰہی کو بنایا جائے کہ اسی جذبے سے ہم آہنگ کام عنداللہ وعندالناس درجۂ قبولیت کو پہنچتے ہیں، ایسا

نہ ہو کہ اپنے اعمال کو ریا کاری کے سڑے بدبودار عیب کے ساتھ انجام دیتے ہوئے خوش فہمی میں مبتلا رہیں کہ ہم تو دین کی بڑے پیمانے پر خدمت کر رہے ہیں، لیکن کل محشر میں ہماری شخصیت اللہ نہ کرے اس عالم ریا کاری سی ہو جسے اس کی علمی ریا کاریوں کے سبب منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اعاذ نا الله من ذلك

محدثِ عصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ ایک عالم وقاری جو اخلاص کے ساتھ نورانی قاعدہ پڑھا رہا ہے، اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھلے ہوئے ہیں اور ایک شیخ الحدیث جو ریا کاری کے ساتھ بخاری شریف پڑھ رہا ہے وہ اپنے عمل ہی سے جنت کے آٹھوں دروازوں کو بند کر رہا ہے۔

آپ فضلاء وفاضلات کی ایک اہم ذمہ داری جس کی طرف حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری زیدت مکارمھم اپنے ایک مضمون میں احسن انداز کے ساتھ اشارہ فرما چکے ہیں، وہ ''اتحادِ اسلامی و مذہبی رواداری وقت کی اہم ضرورت ہی نہیں بلکہ فرضِ عین کا درجہ اختیار کر چکی ہے، آپ فضلا وفاضلات کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس کے قیام واستحکام کے لئے اپنی جملہ مساعی کو بروئے کار لائیں۔

یہ تلخ حقیقتیں اب اظہر من الشمس ہو چلی ہیں کہ استعماری طاقتوں نے یہ طے کر لیا ہے کہ امت مسلمہ کو اعتقادی اور فکری اعتبار سے تباہ کر کے اس کے وجود ہی کو مٹا دیا جائے، ساری دنیا دیکھ رہی ہے، دیکھ چکی ہے کہ امریکہ، روس، ہندوستان ودیگر طاغوتی طاقتیں مسلم امہ کو دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث فرقوں کی تفریق کئے بغیر کچل رہی اور کچل چکی ہیں، تو جب دشمن ہمیں ایک ہی سمجھ کر مٹانے پر تل چکا ہے تو ہمیں بھی اپنے اکابر کے طرزِ عمل کو سامنے رکھتے ہوئے ان جیسی وسعتِ ظرفی کو اپنا کر اتحادِ اسلامی اور مذہبی رواداری میں اپنا اپنا حصہ ڈالنا ہوگا۔

مضمون کے مقالہ بن جانے کے خوف سے اکابر کی وسعت ظرفی اور مذہبی رواداری کے بیسیوں واقعات میں سے صرف چند پیش خدمت ہیں۔

امام شافعیؒ نے ایک مرتبہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مزار کے قریب مسجد میں فجر کی نماز پڑھی، محض امام اعظم کے لحاظ و ادب کی وجہ سے اپنے مسلک کے خلاف رفع یدین اور دعائے قنوت کو ترک کر دیا اور فرمایا:...... ''بسا اوقات ہم اہل عراق کے مسلک پر بھی عمل کر لیتے ہیں۔''

امام ابو یوسفؒ نے جمعہ کے روز ایک حمام میں غسل کیا اور لوگوں کو نماز پڑھائی، نماز پڑھ کر جب لوگ منتشر ہونے لگے تو آپ کو اطلاع دی گئی کہ جس حمام میں آپ نے غسل کیا ہے، اس کنویں میں ایک مرا ہوا چوہا موجود ہے، امام ابو یوسف نے یہ سن کر فرمایا، تو پھر ہم آج اپنے مدنی بھائیوں (مالکیوں) کے مسلک پر عمل کرتے ہیں کہ جب پانی دو قلّے کی مقدار میں ہو تو نجس نہیں ہوتا، اس کا حکم ماء کثیر کا ہو جاتا ہے۔

گزشتہ دنوں دعوۃ اکیڈمی کے ڈائریکٹر جناب صاحبزادہ ساجد الرحمٰن صاحب اسلام آباد سے اسلامیہ یونیورسٹی

بہاولپور تشریف لائے، تربیت آئمہ مساجد کورس کی اختتامی نشست سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے درج ذیل واقعہ سنایا۔ مسلک اہل حدیث کے مشہور عالم دین مولانا داؤد غزنویؒ نے اپنے چند طلباء سمیت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے ملاقات کا وقت مانگا، مولانا لاہوریؒ نے اگلے دن بعد نمازِ مغرب کا وقت ان حضرات سے طے کرلیا، اگلے دن مولانا غزنویؒ نے اپنے طلباء کو وہاں لے جانے سے قبل سمجھایا کہ دیکھو، ہم مولانا لاہوری کے پاس جارہے ہیں اور وہ آمین بالجہر اور رفع یدین نہیں کرتے، لہٰذا ہم بھی وہاں آمین بالجہر اور رفع یدین نہیں کریں گے، ادھر مولانا لاہوری اپنے طلباء کو سمجھا رہے تھے کہ دیکھو مولانا غزنویؒ آمین بالجہر اور رفع یدین کرتے ہیں، لہٰذا آج نماز مغرب میں ہم بھی ان کے ساتھ آمین بالجہر اور رفع یدین کریں گے، یہ حضرات جب مولانا لاہوری کے ہاں پہنچے اور نمازِ مغرب ادا کی تو مولانا لاہوری اور ان کے تمام طلباء نے رفع یدین اور آمین بالجہر کے ساتھ اپنی نمازیں ادا کیں، مولانا غزنویؒ یہ سمجھ کر کہ آمین بالجہر اور رفع یدین ان کے اپنے ہی طلباء کررہے ہیں، دل ہی دل میں بہت رنجیدہ ہوئے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد مولانا غزنویؒ نے اپنے تمام طلباء کو مسجد کے صحن کے ایک کونے میں جمع کیا اور ان پر ناراضگی کے ساتھ برستے ہوئے فرمایا کہ جب میں نے تمہیں یہ سب کرنے سے منع کیا تھا تو تم نے آمین بالجہر اور رفع یدین کیوں کیا، طلباء حلف دینے لگے کہ استاجی واللہ ہم میں سے کسی نے آمین بالجہر نہیں کہی اور نہ ہی رفع یدین کیا ہے، بعد میں یہ عقدہ کھلا کہ آمین بالجہر کہنے والے اور رفع یدین کرنے والے تو خود مولانا لاہوریؒ اور ان کے شاگرد تھے، نور اللہ مراقدہم رواداری کو بتلاتے، ان واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ جزئیات اور فروعی مسائل میں شدت کے ساتھ سختی نہیں دکھانی چاہیے۔

ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اپنے اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ کی وسعت ظرفی کو اپناتے ہوئے مذہبی رواداری کو اپنی زندگیوں میں پیش آمدہ تمام مواقع پر اپنانے کی کوشش کریں۔

شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد صاحبؒ (جامعہ امدادیہ فیصل آباد) اپنے فضلاء کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے:......تم جس مدرسے میں بھی جاؤ، وہاں جا کر اس مدرسے اور اس کی انتظامیہ سے ہمیشہ مخلص اور وفادار رہو، اگر وہ تمہیں نورانی قاعدہ پڑھانے کو کہیں تو اسے قبول کرتے ہوئے پوری محنت اور استقامت کے ساتھ اس کی تدریس میں مگن ہو جاؤ اور مدرسے کے انتظامی معاملات میں دخل اندازی نہ کرو، اللہ رب العزت تمہاری محنت، استقامت اور خلوص میں برکت نصیب فرمائیں گے اور ان شاء اللہ اسی مدرسہ میں تم ترقی کے اعلیٰ مدارج پر پہنچ جاؤ گے۔

☆......دور حاضر میں عوام الناس سے تعلقات (پبلک ڈیلنگ) کی اہمیت دو چند ہوگئی ہے جس کا اظہار معروف کالم نگار مشہور عالم دین مولانا زاہد الراشدی زید مجدہم نے بھی گزشتہ دنوں روزنامہ اسلام میں اپنے ایک کالم میں کیا اور اس کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی، کوشش کیجئے کہ جس جگہ بھی اللہ رب العزت آپ سے خدمت دین لے رہے ہیں، وہاں کے عوام سے اپنے تعلقات کو خوشگوار بنائیے، تعلقات کے قیام و استحکام میں اسوۂ نبوی اور اخلاقِ نبوی کو بطور مثالی نمونہ

سامنے رکھ کرعوام سے ان تعلقات کو مضبوط بنیادوں پر مستحکم کر لیجئے کہ یہی عوام ہماری غمی، خوشی، تکلیف اور پریشانی میں منجاب اللہ مدد و معاون رہے ہیں۔

☆......حقوق العباد کا معاملہ خاصہ اہم ہے، اس لئے ہر کسی سے معاملہ کرتے ہوئے خوب وضاحت سے کام لیجئے اور ایسے مواقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث "تعاشروا کالاخوان وتعاملوا کالاجانب" کو ہمیشہ سامنے رکھئے۔

☆......آپ اپنی زندگی میں جو بھی قدم اٹھائیں تو اپنی اس حیثیت کو مت بھولئے کہ آپ نائب رسول ہو، اس حیثیت کو ذاتی منافع سے دلچسپی، خودرائی وخود بینی، عجلت پسندی، اکابر علماء دین وسلف صالحین کی کم قدری اور حب دنیا جیسے امراض سے ضائع مت ہونے دیجئے۔

☆......ترقی وہ شخص کرسکتا ہے جو اپنے کسی کمال وخوبی پر نظر کرنے کی بجائے ہر وقت اپنے عیوب کی فکر میں لگا رہے، اس لئے اپنے کسی کمال وخوبی پر فخر کرنے میں اپنے وقت کو ضائع مت کیجئے، بلکہ اپنے عیوب کو ختم کرنے کی فکر میں لگ کر وقت کو قیمتی بنا لیجئے۔

استاذِ محترم مولانا رشید اشرف مدظلہم نے دورانِ سبق ہمیں سنایا۔ ایک مرتبہ مولانا ابوالحسن علی ندویؒ دارالعلوم کراچی تشریف لائے اور اپنے خطاب میں فرمایا:

"عزیز علماء گرامی وطلباء کرام! یہ تخصصات کا دور ہے، کسی بھی علم وفن میں اپنے اندر نافعیت پیدا کر کے خلق خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ، اللہ رب العزت تمہاری عظمت ومحبت میں خلقِ خدا کے قلوب کو مسخر فرمادیں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جس علم وفن سے آپ کو قلبی لگاؤ ہو، اس میں خوب محنت وجانفشانی سے کام لے کر آگے آئیں، آپ قلمکار وصحافی بن کر خدمت دین کرنا چاہتے ہیں یا کسی اخبار ورسالے کے ایڈیٹر بن کر، آپ خطیب بن کر خدمتِ دین کرنا چاہتے ہیں یا مبلغ بن کر آپ رفاہی کاموں کے ذریعے خدمت دین کرنا چاہتے ہیں یا سیاست میں حصہ لے کر، آپ کسی دینی ادارے کے مہتمم یا مدرس بن کر خدمت دین کرنا چاہتے ہیں یا کسی عصری تعلیمی، وغیر تعلیمی سرکاری و پرائیویٹ اداروں میں جا کر، غرضیکہ دین کی خدمت آپ جس شعبے سے منسلک ہو کر کرنا چاہتے ہیں اس کے حصول میں انتہائی محنت فرما کر اس شعبے کے حقوق وفرائض سے آگاہ ہو کر ، اس شعبے میں خدمت دین کی خوشبو بکھیرتی نیت کے ساتھ آگے بڑھنے کا جذبہ لے کر جائیے اور حوصلے وصبر کا دامن تھامے اپنے اپنے شعبے کو ترقی دے کر عنداللہ وعندالناس مقبول ہو جایئے۔"

حضرات اکابر رحمہم اللہ ودامت فیوضہم وظلہم کی مذکورہ بالا نصیحتوں پر عمل آپ کی شخصیات کو نہ صرف انتہائی موثر داعی کی حیثیت عطا کردے گا بلکہ آپ کی شخصیات خود آپ کے متعلقین، احباب اعزہ وگھر والوں کے لئے باعث راحت واطمینان بن جائے گی۔

☆......☆......☆